اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل لاہور — روزنامہ — یوم جمعہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے ۔ ششماہی ۱۱ // ۔ سہ ماہی ۶ // ۔ ماہوار ۲½ //

فی پرچہ ۱/

۹ شوال ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۵ ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۵ اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۷۸

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

کوئٹہ یکم اگست۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے دریافت کرنے پر فرمایا۔ کہ درد وغیرہ بالکل ٹھیک تو نہیں ہوا۔ لیکن پہلے سے کم ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی و دیگر افراد خاندان نبوت خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

پانی کی تقسیم کے متعلق بین المملکتی کانفرنس شروع ہوگئی

نئی دہلی ۔ ۴ر اگست ۔ مغربی اور مشرقی پنجاب میں مشترکہ نہروں کے پانیوں کے متعلق بین المملکتی کانفرنس آج نئی دہلی میں شروع ہوگئی ۔ اس کانفرنس میں پانیوں پر کنٹرول اور ان کی منصفانہ تقسیم کے امور پر بحث ہوگی۔ کانفرنس کا آج کا اجلاس چند ابتدائی امور پر تبادلہ خیالات کے بعد کل پر ملتوی کیا۔ واضح رہے۔ کہ اس کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں اور ہندوستانی وفد کی رہنمائی مسٹر گوپالا سوامی آئنگر کر رہے ہیں۔

ڈالر امپورٹ میں ۲۵ فی صدی کمی سے اقتصادیات پاکستان کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچے گا

کراچی ۴ر اگست ۔ آج کراچی میں اس امر کا اعلان کیا گیا۔ کہ ڈالر کی درآمد میں ۲۵ فی صدی تخفیف کرنے میں پاکستان کی اقتصادیات کو کوئی خاص دھچکا نہیں پہنچے گا۔ یاد رہے کہ کامن ویلتھ کے وزراء خزانہ کی کانفرنس میں پاکستان کے وزیر خزانہ نے اسی بات پر زور دیا تھا۔ کہ ڈالر کے لئے بنیادی سال قرار دینے میں پاکستان کے ساتھ خاص رعایت کی جائے۔ چنانچہ بنیادی سال ۱۹۴۸ء کے بجائے ۱۹۴۷-۴۸ء کو قرار دیا گیا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ کمیاب کرنسی والے علاقوں مثلاً بلجیم۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کے متعلق اس سلسلے میں علیحدہ طور پر غور و خوض کیا جائیگا۔ اس نئی صورت حالات کے تحت پاکستان اپنی اشد ضروریات ان ملکوں سے پوری کر سکے گا۔ اور وہ اپنی کمیاب کرنسی والے علاقوں سے اشیاء منگوا سکے گا۔ اور اس بنیادی سال میں ۶½ کروڑ ڈالر کے لگ بھگ کا سامان خرید سکے گا۔ چونکہ پاکستان سٹرلنگ کرنسی والے علاقوں میں شامل ہے۔ لہٰذا اسے بھی اس معاملے میں کچھ نہ کچھ قربانی کرنی پڑیگی۔ اور عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ درآمد میں ۲۵٪ کمی سے پاکستان کی اقتصادی حالت کو کوئی خاص نقصان نہیں ہوگا۔ واضح رہے۔ کہ ۲۵٪ درآمد کی یہ کمی دولت مشترکہ کے دوسرے سٹرلنگ کرنسی والے ملکوں مثلاً ہندوستان پر بھی عائد ہو رہی ہے۔

ابھی ۱۲۷ بازیافتہ لڑکیاں ورثا کے نہ ملنے کی وجہ سے ادھر رکی ہوئی ہیں

اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے افسر کی پریس کانفرنس

لاہور ۴ر اگست۔ اغوا شدہ عورتوں کی بازیابی کے آفیسر انچارج مسٹر ایں۔ اے رضوی نے اخبار نویسوں کو ایک ملاقات کے دوران میں بازیابی کے کام کی بعض تفصیلات بتاتے ہوئے اس سلسلے میں آج تک کی کارگزاری پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے اور بعض شکوک و شبہات کا تسلی بخش طریق پر ازالہ کرتے ہوئے کہا۔ ان مسلمان لڑکیوں کے متعلق جو آج کل جالندھر کیمپ میں مقیم ہیں۔ اور جن کا پاکستان آنا کسی حد تک غیر یقینی ہے۔ اصل حالات سے آگاہ کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ مشرقی پنجاب کے بعض علاقوں میں اب بھی مسلمان موجود ہیں۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ اور بعض وہ حقیقی مسلمان ہیں۔ جو مالیر کوٹلہ۔ گوڑگانواں وغیرہ کے علاقوں میں آباد ہیں۔ چنانچہ وہاں سے جو لڑکیاں برآمد ہوتی ہیں۔ وہ ایسی صورت میں پاکستان لائی جا سکتی ہیں۔ کہ ان کے ورثاء مشرقی پنجاب میں موجود نہ ہوں۔

آپ نے کہا۔ اس وقت ۱۲۷ لڑکیاں جالندھر کیمپ میں ایسی موجود ہیں جن کے بعض رشتہ دار مشرقی پنجاب میں نکل آئے ہیں۔ ان کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ اگر اصل ورثاء کا پتہ نہ چلے۔ تو ہم ہی ان کے حقدار ہیں۔ ایسی صورت میں اصل ورثاء کو پاکستان میں ڈھونڈ نکالنے کی پوری پوری کوشش کی جاتی ہے۔ اور جوں جوں ورثاء ملتے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کو پاکستان لے آیا جاتا ہے۔ ان معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ اور پاکستان میں ورثاء کو ڈھونڈنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی۔ چنانچہ باقی ماندہ لڑکیوں کے بارے میں "تلاش" برابر جاری ہے۔ اور اس میں بڑی حد تک کامیابی ہو رہی ہے۔ بازیابی کے سلسلے میں آپ نے دونوں حکومتوں کے خلوص اور تندہی کی بہت تعریف کی۔ (نامہ نگار خصوصی)

کوآپریٹو انشورنس کمپنی

کراچی ۴ر اگست ۔ آج کراچی میں صوبہ سرحد اور مغربی پنجاب کے کوآپریٹو محکموں کے اکابر نے مل کر اس بات پر غور کیا۔ کہ پاکستان میں کوآپریٹو انشورنس کمپنی جاری کی جائے۔ جس کا سرمایہ دس لاکھ تک ہوگا۔ پاکستان کی ہر انجمن امداد باہمی اسکی ممبر بن سکے گی۔

گورنر کی مصروفیات

لاہور ۴ر اگست ۔ مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسیلنسی سردار عبدالرب نشتر نے آج الیکشن انکوائری کمیٹی کے صدر شیخ فیض محمد ۔ ڈاکٹر عمر حیات ملک ۔ چودھری نذیر احمد رکن دستور ساز اسمبلی اور نوابزادہ رشید علی خاں سے غیر رسمی ملاقاتیں کیں۔

پرمٹ حاصل کرنے والے متوجہ ہوں

جن اشخاص نے یکم اگست ۱۹۴۹ء سے پیشتر مغربی پنجاب میں خالی آنے جانے یا متواتر آمد و رفت کے پرمٹ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ سول سیکرٹریٹ لاہور کے باہر پیپل بلڈنگ میں سپیشل ڈیوٹی پر متعین ہوم ڈیپارٹمنٹ کے افسر کو جلد ملیں۔ ایسی کئی درخواستیں عرصہ سے پرمٹ آفسر کے پاس پڑی ہوئی ہیں۔ اور درخواست دہندگان نے ابتک متعلقہ افسر کو ملنے کی توجہ نہیں دی۔ لہٰذا انہیں چاہیئے کہ مذکورہ افسر سے ۱۰ر اگست ۱۹۴۹ء سے پہلے یا اس تاریخ پر ان پرمٹوں کی تاریخیں لے لیں۔ ورنہ بصورت دیگر ان کی درخواستیں یہ سمجھ کر داخل دفتر کی جائیں گی۔ کہ انہیں اب پرمٹوں کی ضرورت نہیں رہی۔ (سرکاری اطلاع)

اکثریت ہمارے ساتھ ہے

پشاور ۴ر اگست صوبہ سرحد کے چیف پارلیمنٹری سیکرٹری نے عوامی لیگ کے اس ممبر کے بیان کی شدید مذمت کی ہے جس نے کہا ہے۔ کہ سرحد اسمبلی میں حزب مخالف کو اکثریت حاصل ہے۔ آپ نے کہا در اصل کانگرس کے کل چار ممبر ہیں۔ لیگ سے نکالے ہوئے چھ ہیں۔ دو خالی ہیں۔ ایک آزاد اور کل ممبران کی تعداد ۳۹ ہے۔ آپ نے کہا۔ گو وزارتی گروپ کے علاوہ تمام پارٹی گروپ مل چکے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی تعداد وزارتی گروپ کے مقابلے میں کوئی پوزیشن نہیں۔ اور آئندہ اجلاس اس بات کا واضح ثبوت ہوگا۔ کہ ایوان میں اکثریت کا اعتماد کسے حاصل ہے۔

ڈربن کے لوگوں کی امداد

کراچی ۴ر اگست۔ حکومت پاکستان نے ڈربن کے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے پچاس ہزار روپے بطور امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ نقصانات انہیں فسادات میں پہنچے تھے۔

دو اطلاعیں

لاہور ۴ر اگست۔ ضلع لاہور کے موٹروں والے مطلع ہوں۔ کہ ماہ اگست کے سپلیمنٹری راشن پٹرول کے لئے درخواستیں ایکسائز ٹیکسیشن آفیسر ۳۰ بیگم روڈ لاہور کے دفتر میں مورخہ ۴ر اگست سے ۱۱ر اگست ۱۹۴۹ء تک لی جائیں گی

لاہور ۴ر اگست گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ کے لئے سالانہ امتحان مقابلہ بابت سال ۱۹۴۹ء یونیورسٹی ہال لاہور ۱۵ر ستمبر سے ۲۰ر ستمبر ۱۹۴۹ء تک رہیگا۔ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ مورخہ ۱۴ر ستمبر بوقت صبح دس بجے ہال میں درخواستوں پر جانچ پڑتال کی غرض سے موجود ہوں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر اکیس میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا

جماعت کو انتباہ

آنیوالے ابتلاؤں کے لئے ابھی سے اپنے آپ کو تیار کرو تاکہ وقت آنے پر کچے دھاگے ثابت نہ ہو

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ جولائی ۱۹۴۹ء میں جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا ملخص ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

آج میں احباب کو ایک خاص امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت کے افراد نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ تو وقت آنے پر ان میں سے بعض اس اقرار پر جو جماعت میں داخل ہوتے وقت انہوں نے کیا تھا قائم نہ رہ سکیں گے اور اپنے ایمان کو کھو دیں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ الٰہی جماعتیں ایک خاص رنگ میں ترقی کیا کرتی ہیں۔ اور ایک خاص قسم کے حالات اور ابتلاؤں کے ادوار میں سے گزرتے ہوئے اپنے نصب العین کو حاصل کرتی ہیں۔ اس میں ہمیں آج تک کوئی استثناء نظر نہیں آتا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جن حالات میں سے گزرے۔ ان سے بھی ہم ناواقف نہیں۔ تمام گزشتہ انبیاء کی جماعتوں نے ایک خاص رنگ کے مصائب ابتلاؤں اور دکھوں میں سے گزر کر اپنا مقصود حاصل کیا ہے۔ لیکن ہماری جماعت ابھی اس رنگ کے حالات میں سے نہیں گزری۔ ہماری جماعت میں ابتدائی زمانہ سے ہی کچھ ایسے لوگ شامل ہو گئے تھے۔ جنہوں نے اس کو ایک انجمن یا سوسائٹی سمجھ لیا۔ ان کو یہ حس ہی نہیں تھی کہ الٰہی جماعتیں کس طرح دنیا پر چھا جایا کرتی ہیں۔ انہوں نے سلسلہ کو محض ایک سوسائٹی اور انجمن سمجھا اور دوسری انجمنوں اور سوسائٹیوں کی طرح اسے ذریعہ حصول مقصد بنا لیا۔ اور اس قسم کے لوگ اب تک بھی ہمارے اندر پائے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ سلسلہ سچا ہے۔ اور اس پر ایک نہ ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔ جب کہ تمام دنیا کی اس طرف توجہ ہو گی۔ اور لوگ گروہ در گروہ اس میں شامل ہوں گے مگر سوال یہ ہے کہ ہم نے اس سلسلہ میں کیا کچھ کیا ہے۔

الٰہی جماعتوں کا یہ طریق ہوتا ہے کہ دشمن انہیں مارنا چاہتا ہے تو ان کے افراد اس سے گھبراتے نہیں بلکہ اپنے آپ کو موت کے لئے پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اگر ہم ایک نبی کی جماعت ہیں۔ تو یقیناً ایک دن ہمارے مخالف ہمیں کچلنے کی کوشش کریں گے اور چاہیں گے کہ اس کا نام کو رستہ سے ہٹا دیا جائے۔ مگر جب ایسا وقت آئے گا تو کیا وہ لوگ جو اپنی آمد کا ۱/۱۶ حصہ بھی بطور چندہ نہیں دیتے۔ اس وقت سینکڑوں روپے کی ماہوار آمد کو چھوڑ دیں گے۔ جماعت پر جب بھی ایسا وقت آئے گا وہ اپنے آپ کو غیر احمدی کہنا شروع کر دیں گے اور اپنے دلوں کو اس طرح تسلی دے لیں گے کہ خدا تعالیٰ تو عالم الغیب ہے وہ تو جانتا ہے کہ ہم دل سے احمدی ہیں۔ اس وقت جماعت کا کتنا حصہ ہو گا جو باقی رہ جائے گا۔ اور کہے گا کہ اچھا تم ہمیں مارنا چاہتے ہو تو مارنے چلے جاؤ۔ ملازمتوں سے الگ کرنا چاہتے ہو تو الگ کر دو۔ ملک بدر کرتے ہو تو ملک بدر کر دو جیلخانوں میں ڈالتے ہو تو جیلخانوں میں ڈال دو۔ ہم وہاں بھی فریضہ تبلیغ کو نہیں چھوڑیں گے۔ تم ہمیں پھانسی دیتے ہو تو دیدو ہم پھانسی کے تختوں پر بھی نعرہ ہائے تکبیر بلند کریں گے۔ جب جماعت میں ایسا رنگ پیدا ہو جائے گا تو پھر وہی افسر جو ملک بدر کرنے پر مامور ہوں گے۔ اسی طرح جیلخانوں کے افسر اور جلاد وغیرہ سب احمدیت کو قبول کر لیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ احمدیہ جماعت واقعی الٰہی جماعتوں والا رنگ رکھتی ہے۔ لیکن جو شخص ابھی سے اپنے آپ کو اس گھڑی کے لئے تیار نہیں کرتا اس پر ہم کیسے امید رکھ سکتے ہیں کہ وہ وقت آنے پر ثابت قدم رہے گا۔ بے شک جماعت میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اپنی دنیوی جائدادوں اور اپنی آمدنوں پر لات مار کر دین کی خدمت کے لئے آ گئے ہیں۔ مگر پھر بھی جماعت کا ایک حصہ سست اور غافل ہے اور اس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رکھو۔ جب تک جماعت کا اکثر حصہ نبیوں کی جماعتوں کی طرح مار کھانے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا ہم اپنے مقصد کو حاصل نہیں کر سکتے۔ مار کھانا بڑے حوصلہ کی بات ہے۔ جو مارتے ہیں وہ دنیا کی توجہ اپنی طرف نہیں پھیر سکتے۔ مگر جو مار کھاتے ہیں ان کی طرف دنیا کی توجہ پھر جاتی ہے۔ پس جماعت کو یہ روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر جماعت کے دوست اپنے اندر یہ روح پیدا نہیں کریں گے تو میں ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگ وقت آنے پر کچے دھاگے ثابت ہوں گے اور اپنے افسروں۔ سوسائٹیوں اور متقدر لوگوں کو اپنے ہاتھ سے یہ لکھ کر دیدیں گے کہ ہم احمدی نہیں ہیں اور اپنے دلوں کو تسلی دے لیں گے کہ ہم دل سے تو احمدی ہیں۔ لیکن جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے رحم کے نہیں بلکہ اس کے عذاب کے مستحق ہوں گے ؎

مغربی افریقہ کے ایک مجاہد کی طرف سے درخواست دعا

از مکرم مولوی ابراہیم صاحب خلیل مبلغ انچارج فری ٹاؤن افریقہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے ہم نے فری ٹاؤن میں اپنا احمدیہ مشن ہاؤس مکمل کر لیا ہے۔ اب ہمارا مستقل پتہ فری ٹاؤن 5 Sherbro Street ہو گا۔ جن اصحاب کرام نے مالی جانی وقتی قربانی کی ہے۔ خاکسار ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دوستوں سے ان کے لئے دعا کی خاص عرض کرتا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ۔ خصوصاً اپنے واقف بھائی مولانا مولوی محمد صادق صاحب فاضل مجاہد کا جن کے ذریعہ سے ہمارے ملک کے مشہور ومعروف نیک مسلم الحاج امامی سوری پیراموئنٹ چیف مکالی نے حال ہی میں کئی سال کے بعد بیعت کی الحمد للہ (فرزند اور سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ میں داخل ہوئے۔ احباب استقامت کے لئے دعا فرمائیں) اور فری ٹاؤن عمارت کے لئے ۵۰ پاؤنڈ کا کثیر عطیہ بطور امداد عطا فرمایا۔ اور مولوی محمد صادق صاحب فاضل نے نہ صرف خود کافی امداد کی بلکہ اور لوگوں سے بھی رقم اکٹھی کر کے ارسال کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ

جناب چیف صاحب موصوف کا کئی لاکھوں کی جائداد کا خاص مقدمہ ہے۔ احباب از راہ کرم مقدمہ میں کامیابی اور چیف موصوف کے سارے خاندان کے مخلص احمدی ہونے کے لئے خاص طور پر دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ چیف صاحب مذکور تبلیغ وتقاریر کرنے کا خاص شغف رکھتے ہیں۔ ان کے استقلال سے ان کے سارے گاؤں کے احمدی ہونے کا پورا پورا امکان ہے۔ خدا تعالیٰ ہدایت بخشے۔

فری ٹاؤن سارے مغربی افریقہ میں کفر وشرک وبدعت ودہریت ومغربیت کے لحاظ سے عظیم الشان کفر گڑھ ہے ہماری جماعت یہاں غریب اور کمزور ہے۔ جماعتی ترقی اور رب ممبران کے مخلص ہونے اور خلیفۂ وقت کے تابعدار ومطیع ہونے کے لئے بھی اور بندہ کا انجام بخیر ہونے کے لئے اور میرے بیوی بچوں کے لئے احباب دردِ دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

چندہ مرکز پاکستان جلد ادا کریں۔

آپ اس امر سے اچھی طرح واقف ہیں۔ کہ ربوہ میں نئے مرکز کی تعمیر ہو رہی ہے۔ اس کے اخراجات کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے پانچ لاکھ روپے کا مطالبہ فرمایا۔ مگر اب تک جو رقم وصول ہوئی ہے۔ وہ بہت تھوڑی ہے اکثر احباب ایسے ہیں جن کی طرف سے کوئی رقم نہیں آئی۔ یا اگر آئی ہے تو بہت تھوڑی۔ آپ کے ذمہ جس قدر رقم بقایا ہے۔ وہ اپنے سیکرٹری مال صاحب کی معرفت جلد از جلد بھجوائیں۔ کیونکہ سلسلہ کو اس وقت روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ (نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

لجنہ اماء اللہ نصرت آباد اسٹیٹ نے ۲۹ رمضان المبارک کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت ودرازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی۔ نیز ایک بکرا صدقہ دیا۔ خدا تعالیٰ حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

بشریٰ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نصرت آباد اسٹیٹ

درخواستہائے دعا:۔ (۱) برادرم سید محمد سعید سلیم صاحب مالک احمدیہ دار التجلید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

پیر خلیل احمد دفتر اخبار الفضل لاہور

میرے بھائی چوہدری محمد طفیل صاحب آف ونجوال ضلع گورداسپور حال ملتان کے ہاں نرینہ اولاد کوئی نہیں۔ دو بچے یکے بعد دیگرے فوت ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندہ رہنے والی اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ آمین

بشریٰ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نصرت آباد

روزنامہ — الفضل — لاہور

۵ اگست ۱۹۴۹ء

اسلام میں پارٹی بازی ممنوع ہے

جہاں تک ہم نے اس معاملہ میں غور کیا ہے۔ ہمیں یہی معلوم ہوا ہے کہ اسلامی حکومت میں پارٹی پالیٹکس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ رہا شوریٰ بینہم ایک اہم چیز ہے۔ جس کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی ایک مسلم حاکم کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام اہم کاموں میں دوسرے صائب الرائے لوگوں سے مشورہ کرے۔ اور ان کی آراء کا اندازہ کرکے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ مگر کسی ایسے مشیر کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنا نظریہ منوانے کے لئے یا اپنی رائے کی تقویت کے لئے ایک پارٹی بنائے اور محض کثرت آراء کی بناء پر اپنی رائے کو کامیاب کرے۔ اسلام میں امیر کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ کثرت رائے کے خلاف بھی لائحہ عمل اختیار کر سکتا ہے۔ امیر کے اس اختیار کو آجکل کے "ویٹو" سے کسی قدر شباہت ہے۔ لیکن ویٹو اور اختیار امیر میں یہ فرق ہے۔ کہ "ویٹو" تو صرف بعض صورتوں میں جائز سمجھا جاتا ہے۔ لیکن امیر کو ہر بات میں یہ اختیار حاصل ہوتا ہے۔

اس سے ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ایک حقیقی اسلامی حکومت میں پارٹی پالیٹکس ناجائز ہے۔ اور جو شخص اسلامی حکومت کے قیام کا داعی ہو۔ اس کے لئے واجب نہیں ہے کہ وہ ایک سیاسی پارٹی بنا کر انتخابات یا اور ذرائع سے اپنا نظریہ خواہ وہ کتنا ہی اسلامی کیوں نہ ہو بالجبر منوانے اور خود حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے۔ ایسے شخص کو اسلام صرف اتنی اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے خیال کی تبلیغ کرے۔ اور پُر امن اور تمام قسم کے جبر سے مبرا طریقوں سے نہ صرف حکومت کے ارکان بلکہ عوام کی ذہنیت کو بھی اپنے نظریہ سے قریب لانے کی کوشش کرے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اسلام اس کی تو اجازت دیتا ہے۔ کہ کوئی ایک جماعت بنا کر قوم کی اور حکومت کی فلاح کے لئے سعی کرے۔ اپنے نقطۂ نظر کو عوام و خواص کے سامنے پیش کرے۔ ان کو اللہ تعالےٰ سے دین کی طرف دعوت دے۔ لیکن یہ حق کسی کو نہیں ہے۔ کہ ایک ملک میں رہتے ہوئے کوئی ایسی تنظیم بنائے جس کا مدعا سیاسی ہتھکنڈوں سے ملک کی قانوناً قائم شدہ حکومت کو بالجبر الٹ دینا ہو۔

ایسی حکومت پر تنقید کرنا اس کی اصلاح کے لئے تجاویز پیش کرنا ہر فرد قوم کا حق ہے۔ بلکہ ہر فرد کا یہ بھی حق ہے کہ وہ تمام قوم کی ذہنیت کو اپنے نظریات کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے ان کی تبلیغ کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ رائے عامہ اپنے حق میں بنائے۔ لیکن کسی فرد یا کسی جماعت کا یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ کسی ایسے عناصر کو جو کسی اپنی خاص وجہ سے حکومت کے خلاف ہوں اپنے ساتھ ملا کر حکومت کا تختہ الٹ دینے کی کوشش کرے۔ دراصل یہی ایک ایسی بات ہے۔ جس کی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام میں پارٹی پالٹیکس کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ جب انسان پارٹی پالیٹکس کی دلدل میں پھنس جاتا ہے۔ تو اس کی نظر میں جائز و ناجائز کا معیار مشتبہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنی پارٹی کی حمایت کے لئے ہر طرف ہاتھ پیر مارتا ہے۔ اور جہاں سے بھی اسکو اپنی پارٹی کی تقویت کے لئے مواد حاصل ہوتا ہے۔ وہ اسکو استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔

اس طرح صالح سے صالح پارٹی بھی اعلےٰ معیار سے گر جاتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جن ممالک میں پارٹی پالیٹکس کا رواج ہے۔ وہاں ناجائز سے ناجائز ذرائع بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اکثر ایسے لوگوں کو بھی صرف رائے کی خاطر اپنے ساتھ ملا لینا پڑتا ہے۔ جو ملک کے دشمن ہوتے ہیں یہ ایک عام قاعدہ ہے۔ کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ یہ اصول عموماً پارٹی پالیٹکس میں برتا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ ایسے ممالک میں جہاں وطنیت کا جذبہ کسی خاص معیار پر نہیں پہونچا ہوتا۔ اکثر ناگوار نکلتا ہے۔ کیونکہ ضرورت کے وقت جن غیر وفادار عناصر کو ساتھ ملا لیا جاتا ہے۔ وہ ایک باوقار حیثیت حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ایک صالح پارٹی بھی جو ایسے عناصر کی مدد سے برسر اقتدار آتی ہے اپنے قیام کے لئے ان کو ساتھ رکھنے کے لئے مجبور ہوتی ہے اور اس طرح ملک کو سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حقیقی اسلامی حکومت میں صرف ایک ہی پارٹی کو جائز سمجھا گیا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے۔ دوسرے صائب الرائے اصحاب سے مشورہ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ ایک معاملہ کا ہر پہلو زیر نظر آجائے۔ اور جو فائدہ مختلف پارٹیوں کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے وہ تو حاصل ہو جائے۔ اور جو اس کی وجہ سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ کم سے کم ہو جائیں۔ جمہوری حکومتوں میں جن میں پارٹی پالیٹکس کا رواج ہے یہ ایک بڑا نقص ہے کہ وہ پارٹی جو کسی نہ کسی طرح سے اکثریت حاصل کر لیتی ہے۔ جب برسر اقتدار آجاتی ہے۔ تو وہ اپنی مخالف پارٹیوں سے اچھا سلوک نہیں کرتی۔ اور خواہ ناکام پارٹیوں میں بہترین دماغ بھی موجود ہوں ان کی رائے کا صحیح فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔ اکثر ان کی آراء کو مشتبہ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف ناکام پارٹیاں ملکر حزب مخالف بنا لیتی ہیں۔ اور کوشش کرتی ہیں۔ کہ ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے برسر اقتدار پارٹی کو نیچا دکھایا جائے۔ جہاں تک ممکن ہو وہ اسکو ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اسکے بہتر سے بہتر کام کو بھی ناکام بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔

برعظیم ہند ڈیڑھ صدی تک برطانیہ کے زیر اقتدار رہا ہے۔ اس لئے یہاں پارٹی پالیٹکس کی ترویج ہونا فطری بات تھی۔ اس برعظیم کی تقسیم اگرچہ پارٹی پالیٹکس کا نتیجہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں کے حالات دوسرے ممالک سے مختلف ہیں۔ تقسیم کی اصل وجہ تعصب ہے۔ جس کی تعمیر میں کئی قسم کے اجزا شامل ہیں۔ لیکن تقسیم سے پہلے ہی نہیں بلکہ تقسیم کے بعد بھی دونوں ملکوں میں وہی جمہوری رجحانات ظہور پذیر ہیں۔ جو برطانوی قسم کی جمہوریت کا لازمہ ہیں۔ پاکستان کا قیام سراسر مسلم لیگ کی جدو جہد کا نتیجہ ہے۔ جو مسلمانوں کی پارٹیاں مسلم لیگ کے خلاف تھیں۔ وہ پاکستان کے قیام کے بھی خلاف تھیں۔ تقسیم کے بعد گو ایسی پارٹیوں کی کوئی وقعت نہ رہی۔ لیکن انہوں نے کسی نہ کسی طرح اپنی جداگانہ ہستی کو اب بھی قائم رکھا ہے۔

بعض ایسی پارٹیاں اب خود تو اپنے نام پر کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے کھلم کھلا مسلم لیگ میں شمولیت کا ادعا کیا۔ اور ان کے بعض افراد شامل بھی ہو گئے۔ ان افراد میں سے اکثر تو یہی غرض لے کر گئے۔ کہ اندر سے مسلم لیگ کو کھوکھلا کیا جائے۔ اور اس میں انتشار پھیلایا جائے۔ خود مسلم لیگ کے بعض راہ نماؤں نے برسر اقتدار آکر ایسی حرکتیں کیں۔ کہ جو فی الواقعہ ملک و قوم کو بے حد نقصان رساں تھیں۔ اس طرح لیگ کی صفوں میں کسی قدر انتشار پھیل گیا۔ اور افسوسناک امر یہ ہے کہ جو کچھ ہوا کسی اصول کی بناء پر نہیں ہوا۔ بلکہ محض بعض افراد کی ذاتی اغراض کی وجہ سے ہوا۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مسلم لیگ کے خلاف تو عوام میں بددلی بڑھ گئی۔ مگر کوئی ٹھوس جماعت جو اس کی جگہ لے لیتی ظہور پذیر نہ ہو سکی۔ حقیقت یہ ہے کہ آوے کا آوا ہی خراب ہے۔ اگر بعض برسر اقتدار مسلم لیگیوں نے نازیبا حرکات کیں تو خود ان لیڈروں نے بھی جو ان کے ذاتی طور پر خلاف ہیں کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کیا۔ چنانچہ اس وقت حالت یہ ہے کہ مسلم لیگ کے اندر اور باہر کئی جماعتیں مسلم لیگ کو درہم برہم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں ترقی پسند کہیں عوامی لیگیں بن گئی ہیں۔ تو کہیں خلافت گروپ ظاہر ہو گیا ہے۔ ان پارٹیوں کے بانی وہ ہیں جو خود کو مسلم لیگی کہتے ہیں۔ اگرچہ ان کے ساتھی تمام کے تمام مسلم لیگی نہیں ہیں۔ یا کم از کم پہلے لیگی نہیں تھے۔ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مسلم لیگ کے اندر بھی ہیں اور باہر بھی۔ بعض جماعتیں خالصۃً اسلام کے نام پر کھڑی ہوئی ہیں۔ لیکن وہ بھی اس ڈگر پر چل رہی ہیں جس پر دوسری سیاسی جماعتیں۔

ان سب پارٹیوں میں اب قدر مشترک یہ منصوبہ ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو مسلم لیگ کو منتشر کر دیا جائے۔ جس کی بناء زیادہ تر ذاتیات پر ہی ہے۔ اگرچہ وہ بظاہر اسلامی قانون کے نفاذ کو اپنا قدر مشترک بتاتی ہیں۔

ایسے حالات میں ایک اسلامی سیاسی پارٹی کا جو خواہ کتنی بھی خلوص نیت سے اسلامی حکومت کی خواہشمند ہو غلطی کھا جانا اغلب ہے۔ اور خواہ وہ فتنہ و فساد کا خود ارادہ نہ بھی رکھتی ہو۔ اس طرح غیر مخلص عناصر کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے کی ترغیب شدت سے ہو سکتی ہے۔ اور نادانستہ ہی سہی ملک میں بدامنی پھیلنے میں ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی سیاسی جماعت بنانا جسکا مقصد کسی ملک میں سیاسی انقلاب لا کر خواہ صالح عنصر ہی کو آگے کرنا ہو اسلام میں جائز نہیں ہے ہمارا اعتراض طریق کار پر ہے نہ کہ حقیقت پر۔ ہم فی الحقیقت چاہتے ہیں کہ تمام ممالک کا نظام حکومت صالح ہاتھوں میں ہو۔ مگر ایسا انقلاب اسلامی طریقوں سے برپا ہونا چاہیئے۔ نہ کہ غیر اسلامی طریقوں سے۔ وہ تمام طریقے جن کا براہ راست نتیجہ یہ ہو۔ کہ ملک میں فتنہ و فساد کا باب کھل جائے غیر اسلامی طریقے ہیں۔ کوئی صالح جماعت فتنہ و فساد کا آغاز نہیں کرتی۔ ہاں اگر اسکے خلاف فتنہ و فساد برپا کیا جائے۔ تو ان احتیاطوں کی پابندی کرتے ہوئے جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں فتنہ و فساد کا سد باب کر سکتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

واللّٰہ لا یحب الفساد

فلسفۂ محبت

خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا آسان اور صحیح طریقہ

(سلسلہ کیلئے دیکھئے الفضل ۴ اگست ۴۹ء)

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

(۵)

سترھواں ثبوت

ان لوگوں میں سے اکثر کا یہ خیال ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے فائدہ کی بناء پر نہیں بلکہ اس لئے محبت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ خالق ہے۔ واضح ہو کہ یہ خیال غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کا محض خالق ہونا ہرگز وجہ محبت نہیں۔ چونکہ بچے کی فطرت انسان کی فطرت کا مطالعہ کرنے کے لئے بطور معیار کے ہے اس لئے اس مسئلہ کے حل کے لئے میں بچے کی فطرت کو لیتا ہوں۔ واضح ہو کہ بچہ ماں سے فائدہ کی بناء پر محبت کرتا ہے۔ اگر بوجہ خالق ہونے کے محبت کرتا تو اس ماں سے بھی محبت کرتا جو بوجہ پاگل ہو جانے کے اسے دکھ دیتی ہے۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ بچہ ایسی ماں سے نفرت کرتا ہے۔ اور اسی عورت سے محبت کرتا ہے جو ماں کی طرح اسے پالتی ہے۔ اور ہر طرح کا اسے آرام پہنچاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ پیدا کرنا یعنے صفت خلق وجہ محبت نہیں بلکہ فائدہ یعنے صفت ربوبیت وجہ محبت ہے۔ واضح ہو کہ صفت خلق اور صفت ربوبیت کا ظہور آگے پیچھے نہیں ہوتا بلکہ ایک ہی آن میں اکٹھا دونوں کا ظہور ہوتا ہے۔ کیونکہ مخلوق چیز بغیر ربوبیت کے ایک آن بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی لئے سورۃ فاتحہ کے شروع میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے بعد حمد اور محبت کی وجہ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہونا فرمایا۔ خَالِقُ الْعَالَمِیْنَ نہیں فرمایا۔ اور حمد و تعریف آدمی اسی کی کرتا ہے جس سے محبت ہو۔ اور محبت اسی سے کرتا ہے جو اس کا محسن اور منعم اور رب ہو یعنے فائدہ پہنچانے والا ہو۔ غرض صفت خلق وجہ محبت نہیں بلکہ صفت ربوبیت وجہ محبت ہے۔ صفت خلق صفت ربوبیت کے ماتحت ہے کیونکہ مخلوق چیز بغیر ربوبیت کے قائم نہیں رہ سکتی۔ اگر صفت خلق کے ساتھ صفت [illegible] کام نہ کرے تو کوئی چیز پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔

اٹھارھواں ثبوت

نہج اعوج کے ایک صوفی صاحب کہتے ہیں کہ:-

"خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس سے محبت فائدہ حاصل کرنے کی نیت سے نہیں کرنی چاہیئے۔ ربوبیت اپنا کام خود کرے گی" (ملاحظہ ہو کتاب احیاء العلوم باب محبت) میں کہتا ہوں کہ اگر سچ مچ خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس سے محبت کسی فائدہ کی بناء پر نہیں چاہیئے تو پہلے فقرہ کے ساتھ اس دوسرے فقرہ کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ "ربوبیت اپنا کام کرے گی" مگر غلط خیال والے ضرور ٹھوکر کھاتے ہیں۔

پہلے تو محبت کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے کہہ دیا کہ "خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس سے محبت کسی فائدہ کی بناء پر نہیں کرنی چاہیئے" مگر فطرت انسانی نے کہ انسان بے فائدہ کوئی کام نہیں کیا کرتا یہ فقرہ منہ سے نکلوا دیا کہ:- "ربوبیت اپنا کام خود کرے گی" گویا منہ سے تو انسان کو یہی کہنا چاہیئے کہ میں فائدہ کی بناء پر خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس سے محبت نہیں کرتا۔ لیکن دل میں یہ امید رکھنی چاہیئے اور دل کو تسلی دینی چاہیئے کہ اس عبادت اور محبت کا فائدہ اور اجر مجھے ضرور حاصل ہوگا۔

غرض مذکورہ بالا صوفی صاحب کی عبادت بھی بے غرض نہیں۔ بے فائدہ محبت اور عبادت کرنے کا غلط خیال عشق مجازی کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مجازی معشوق چونکہ روپے کا محتاج ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ عاشق مجھ سے روپیہ نہ مانگے بلکہ مجھے روپیہ دیتا رہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عاشق مجھ سے بے غرض محبت کرے۔ مگر یہ صرف معشوق کا خیال ہے ورنہ جب عاشق معشوق کو روپیہ دیکر معشوق کو راضی کر لے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ معشوق اس سے شادی کرنے پر رضامند ہو جائے گی۔ اور یہی وصل مقصد عاشق کا تھا۔ اور طلب وصل سب سے بڑی غرض ہے۔ مگر عام طور پر غلط فہمی سے معشوق سے مالی فائدہ حاصل نہ کرنے کو ہی بے غرض محبت سمجھا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نہ روپے کا محتاج ہے اور نہ کسی اور چیز کا محتاج ہے لہٰذا خدا تعالیٰ کی محبت کو مجازی محبت پہ قیاس کرنا غلطی ہے۔

انیسواں ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ چشمہ مسیحی کے صفحہ ۶۸ میں فرماتے ہیں:-

"محبت کے جوش مارنے کا باعث حسن یا احسان ہے"

واضح ہو کہ اس ارشاد میں اگر احسان کے معنے فائدہ پہنچانا ہے اور یقیناً فائدہ پہنچانا ہے تو حسن بھی یقیناً فائدہ پہنچانے والی چیز ہے . . . . کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک حقیقت کو بیان کرتے وقت تائید کے لئے دو ایسی باتیں کہی جائیں جو آپس میں متضاد ہوں۔ یعنے احسان کو مفید کہا جائے اور حسن کو غیر مفید کہا جائے اس ارشاد میں یا کا لفظ اور کے معنوں میں ہے۔ لیکن بجائے اور کے یا کا لفظ اس لئے فرمایا کہ حسن اور احسان میں تقدم و تاخر ہے۔ یعنے حسن تو فائدہ کا وعدہ دیتا ہے اور احسان اس وعدہ کو بجا لاتا ہے۔ اگرچہ ایک رنگ میں حسن بھی سردست فائدہ پہنچاتا ہے۔ یعنے ظاہری حسن ظاہری آنکھ کو لذت دیتا ہے۔ اور باطنی حسن یعنے حسنِ صفات باطنی آنکھ کو لذت دیتا ہے۔ غرض چشمہ مسیحی کے اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ محبت کی وجہ فائدہ ہے۔ اس ارشاد میں حسن الٰہی کا ذکر ہے اور حسن الٰہی سے مراد سوائے حسن صفات الٰہی کے اور کچھ نہیں ہو سکتے اور چونکہ فائدہ اور خوبی اور حسن مترادف الفاظ ہیں۔ اس لئے صفات الٰہی کے ساتھ حسن کا لفظ لگانے سے یہ مراد ہے کہ صفات الٰہی انسان کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

واضح ہو کہ چونکہ حسن اور احسان کا ایک ہی مادہ ہے۔ لہٰذا احسان کے معنے ہوئے حسن کو یعنے فائدہ کو دوسرے تک پہنچانا۔ پس حسن سے مراد دراصل حسنِ احسان الٰہی ہے یعنے فائدہ پہنچانے کا حسن۔ کیونکہ صفات الٰہی کا کام سوائے ربوبیت یعنے فائدہ پہنچانے کے اور کچھ نہیں شروع سورۃ فاتحہ میں رب العالمین فرمانے کا یہی مطلب ہے۔ یعنے صفات کے ذریعہ سے دونوں جہانوں میں انسان کی پرورش۔ اس حسن و احسان کی تشریح یوں ہوگی:- جب فائدہ پہنچانا بالقوہ ہو اور بالفعل نہ ہو تو اس کا نام حسن ہے اور جب فائدہ پہنچانا بالفعل ہو۔ تو اس کا نام احسان ہے۔ یعنے حسن یا خوبی یا فائدہ کو دوسرے تک پہنچانا۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ جب صفات کو موصوف کے ساتھ دیکھا جائے تو اس کا نام حسن ہے اور جب صفات کو دوسرے پر اثر انداز اور کام کرتے ہوئے دیکھا جائے تو اس کا نام احسان ہے۔ یعنے صاحب حسن کا حسن کو یعنے فائدہ کو دوسرے تک پہنچانا۔ خلاصہ اس تمام مندرجہ بالا بیان کا یہ ہے کہ محبت کی بنا فائدہ ہے۔

بیسواں ثبوت

ذیل کے دو شعروں سے ثابت ہے کہ حسن کا مفید ہونا ضروری ہے۔ تیسرا شعر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے جس سے ثابت ہے کہ محبت کے پیدا ہونے کا باعث فائدہ ہے ؎

بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے
جو بندہ نوازی کرے جاں اس پہ فدا ہے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو

ذیل کا شعر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے ؎

خوبی او دامن دل مے کشد
شوکتش نعم مے بزور آورد

حضور نے حسن کی جگہ خوبی کا لفظ رکھا ہے۔ واضح ہو کہ از روئے لغت خوبی اور حسن ایک ہی چیز ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ:- "رختِ خوب" یعنے وہ کپڑا جو صورت اور سیرت میں اچھا ہو۔ اور اچھا ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جو کپڑا حسن بصر کو اور حسنِ لمس کو لذت دے اور لذت دینے والی وہی چیز ہوتی ہے جو حسن صورت یا حسن سیرت یا دونوں حسن رکھتی ہو۔ پس رختِ خوب سے مراد وہی کپڑا ہوا جو حسنِ صورت یا حسنِ سیرت یا دونوں حسن رکھتا ہو۔ اس تحقیقات سے ثابت ہوا کہ خوبی اور حسن مترادف الفاظ ہیں یعنے خوبی کے معنے سوائے حسن کے اور کچھ نہیں اور حسن کے معنے سوائے فائدہ کے اور کچھ نہیں۔ پس حضور کے مندرجہ بالا شعر سے ثابت ہوا کہ محبت کے پیدا ہونے کا باعث فائدہ ہے۔

اکیسواں ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب نور القرآن نمبر ۲ کے صفحہ ۳۷ سطر ۱۰ میں فرماتے ہیں کہ محبت بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی سے جائز نہیں بلکہ سخت حرام ہے۔ اب دیکھئے کہ حضور نے جو غیر اللہ پر خدا تعالیٰ کو ترجیح دی تو یہ بغیر وجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ از روئے علوم متعارفہ مسلمہ ترجیح بلا مرجح محال ہے۔ پس یہ خیال غلط ہے کہ خدا تعالیٰ سے بلا وجہ محبت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو غیر اللہ پر اسی لئے ترجیح دی گئی کہ محسن اور منعم سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں اور محسن اسی کو کہتے ہیں جو احسان کرے اور احسان کے معنے ہیں دوسرے کو فائدہ پہنچانا۔ پس ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ سے فائدہ حاصل کرنا ہی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کی اصل وجہ ہے۔

یاد رہے کہ انبیاء اور صلحاء سے محبت کرنا جائز ہے۔ کیونکہ ان سے محبت کرنا خدا کے لئے ہوتا ہے۔ نہ کہ ذاتی طور پر کسی اور مطلب کے لئے۔ پس ان سے محبت کرنا دراصل خدا سے محبت کرنا ہے۔ صلحاء سے محبت کے جائز ہونے کا ذکر اسی حوالہ میں ہے۔ (باقی)

شعبہ رشتہ ناطہ کے متعلق اعلان

گذشتہ انقلاب کی وجہ سے سلسلہ کے انتظامات جو قادیان میں جاری تھے۔ کم و بیش کافی حد تک متاثر ہوئے اور ایک عرصہ تک کام بند رہا۔ ان انتظامات میں سے شعبہ رشتہ و ناطہ بھی ہے۔ جس کا کام بالکل بند ہو گیا۔ بلکہ اسامی بھی تخفیف میں لائی گئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ربوہ میں ہمارے دفاتر قائم ہو گئے ہیں۔ یہ شعبہ بھی بحال کیا جائے گا۔ جس کے لئے میں نے صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائی ہے۔

امراء صدر ان سیکرٹریان امور عامہ سے خصوصاً التماس ہے کہ وہ قابل شادی ذکور و اناث (یعنی لڑکے لڑکیوں) کی فہرستیں اپنی اپنی جماعت سے بھجوائیں۔ میں ان کی اس امداد کا ممنون ہوں گا۔

ناظر امور عامہ

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا!" (الہام حضرت مسیح موعود)

سکاٹ لینڈ میں تبلیغ اسلام - انگریز مبلغ اسلام کی تبلیغی مساعی

انگریزی سے ترجمہ

(از مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ ——— گلاسکو)

سیدنا حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت خاکسار فروری کے مہینہ میں سکاٹ لینڈ کی طرف روانہ ہوا۔ تا جزائر برطانیہ کے اس حصہ میں ایک تبلیغی مشن قائم کیا جائے۔ خاکسار گلاسگو میں مقیم ہوا۔ گلاسگو مغربی ساحل پر ایک بندرگاہ اور برطانیہ میں لنڈن کے بعد سب سے بڑا شہر ہے۔ یہاں آکر مجھے کام کے لئے کافی میدان نظر آیا۔ ہندوستان اور پاکستان کے مسلمانوں کی ایک خاص تعداد یہاں تجارت و تعلیم کے سلسلہ میں رہتی ہے۔ ان میں سے بعض نے میرے کام میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور علاوہ مجھ سے ملاقات کے لئے آنے کے تبلیغی اجلاسوں میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ گلاسگو میں کچھ ہندو بھی ہیں جن سے خاکسار ملتا رہتا ہے۔ ہندوستانی و پاکستانی افراد کے علاوہ مجھے بہت سے مصری مسلمانوں سے ملنے کا بھی موقع ملا ہے۔ یہ لوگ بھی تبلیغی اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں۔

یہ تبلیغی اجلاس خدا کے فضل سے کامیاب رہتے ہیں۔ سامعین اپنی دلچسپی کا اظہار ان سوالات نیز ان مسائل کے ذریعے کرتے ہیں۔ جو وہ سوالات کے وقت میں بحث میں لاتے ہیں۔ میٹنگیں تبلیغ احمدیت کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہیں۔ اور ایک مفید ذریعہ۔ خاکسار کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ مقررین بدلتے رہیں تا سامعین ہمیشہ ایک ہی مقرر سے اکتا نہ جائیں۔ میں جب گلاسگو پہنچا تو میں اکیلا احمدی تھا۔ اس لئے اس خواہش کو پورا نہ کر سکا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے دو افراد احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ گذشتہ اجلاس میں ایک صاحب مسٹر عبدالحق نیپڈر نے صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔ اور اسلام کے متعلق مفصل تقریر کی۔ نیز جماعت احمدیہ کی تبلیغی کارروائیوں سے حاضرین کو روشناس کرایا۔

اس سے کچھ عرصہ قبل خوش قسمتی سے شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ گلاسگو آئے۔ اور ایک تبلیغی میٹنگ میں آپ نے تقریر کی۔ اسی طرح میری اہلیہ (مسز عائشہ آرچرڈ) نے آئندہ کسی میٹنگ میں تقریر کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ یہ اجلاس گلاسگو میں ہر ماہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ لیکن اب ارادہ ہے کہ جولائی کے مہینہ کے بعد ایڈنبرا میں بھی ماہانہ تبلیغی میٹنگ منعقد کی جایا کرے۔ یہ شہر گلاسگو کے مشرق میں پچاس میل دور واقع ہے۔ گذشتہ ایام میں اشتہارات کی تقسیم لوگوں کے شوق کو جذب کرنے کا ایک کامیاب طریق ثابت ہوئی ہے۔ بہت سے لوگ مجھے ملنے آئے ہیں۔ بعض نے مزید معلومات کے لئے خطوط بھی لکھے ہیں۔ مسٹر عبدالحق نیپڈر اور خاکسار کی اہلیہ تقسیم اشتہارات میں میری مدد کرتے رہے ہیں۔ لوگ بالعموم ان اشتہارات سے حقیقی دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن ایسے بھی مل جاتے ہیں جو غیر روادارانہ رویہ دکھاتے ہیں۔ ایک روز ایک شخص نے مجھ سے اشتہار لے کر میرے سامنے ہی اسے چاک کر دیا۔ اور پھر کاغذ کے پرزے میری طرف پھینک دیئے۔ بعض لوگ اشتہار لیتے اور اسے فوراً مروڑ کر غصہ سے سڑک پر پھینک دیتے ہیں۔

اتوار کی شام کو بعض عیسائی انجمنیں برسر عام اجلاس کرتی ہیں۔ بالعموم بازاروں میں۔ ایک پارک کے باہر ایک جگہ ایک پادری ایک میز پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ اپنی میٹنگ کو "محل سوالات" ("QUESTION TIME") کا نام دیتا ہے۔ اور لوگوں کو سوالات کی دعوت دیتا ہے۔ سابق دو اتواروں کو میں نے اس پادری کی میٹنگ کے بالکل قریب ہی اشتہارات تقسیم کئے۔ پہلی مرتبہ جب اسے اشتہار کے مضمون کا علم ہوا تو اس نے تقریباً ۱۰ منٹ تک اسلام کے خلاف تقریر کی۔ دوسرے موقعہ پر بعض لوگوں نے اشتہار کے موضوع پر پادری صاحب پر سوالات بھی کئے۔

تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ خاکسار بہائیوں کی ایک میٹنگ میں گیا۔ حاضری بہت قلیل تھی۔ اور اکثر لوگ میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے ایڈنبرا سے آئے تھے۔ کچھ دنوں سے ایک انگریز بہائی خاتون گلاسگو میں آئی ہے تا یہاں ایک جماعت قائم کرے۔ خاکسار نے ان لوگوں سے گفتگو کی اور ان کے بعض خیالات سن کر سخت متعجب ہوا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ باب اور بہاء اللہ دونوں نبی تھے۔ قرآن کریم کی تعلیم کو دائمی یا عالمگیر نہیں مانتے بہائیت کو اسلام کا تسلسل بتاتے ہیں۔ اور یہ کہ بہاء اللہ بعض نئی تعلیمات لایا ہے نیز یہ کہ آئندہ بھی نئی حالات زمانہ کے مطابق نئی تعلیمات لے کر آتے رہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ محض ایک بڑے معلم کی حیثیت دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس زمانے میں بہاء اللہ ایک بہت بڑا معلم بن کر آیا ہے۔ اور اس زمانے کے مطابق تعلیم لایا ہے۔ اس میٹنگ میں شامل ہونے والے بہائیوں کا قرآن مجید کے متعلق علم صفر کے برابر ہے۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعاؤں سے امداد فرمائیں۔

فری ٹاؤن (افریقہ) کے مسلمانوں کی عجیب و غریب رسمیں

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل انچارج فری ٹاؤن (افریقہ))

فری ٹاؤن کوئی بارہ میل لمبا شہر ہے۔ ذرائع آمد و رفت لاری۔ بس اور ٹیکسی ہیں۔ یہاں مسیحی فرقے پائے جاتے ہیں۔ ہر طرف گرجے ہی گرجے۔ سکول اور مشن ہاؤس پائے جاتے ہیں۔ جو رات دن اپنے باطل مذہب کی اشاعت میں جائز و ناجائز طریقے اختیار کر کے بھولے بھالے جاہل لوگوں کو اپنے دام میں پھنسانے کی ہر ممکن سعی کر رہے ہیں۔ کئی گھرانے ہیں۔ جو مسیحی ہو چکے ہیں۔ بیسیوں مسلمان لڑکیاں مسیحی لڑکوں کے گھروں میں بس رہی ہیں۔ کہتے ہیں۔ سارے شہر میں ۱۷۰۰ پادری پائے جاتے ہیں۔

مسلمانوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ شہر میں کوئی بارہ قبیلے ہیں۔ ہر قبیلہ کا چیف اور امام جدا ہے جو گورنمنٹ خود مقرر کرتی ہے۔ سب سے زیادہ زور مسلم ایسوسی ایشن اور کانگرس کا ہے۔ حال ہی میں ایک نیا فرقہ ۱۹۳۹ء سے المانیہ کے نام سے پایا جاتا ہے جن کی تعداد بہت ہی کم اور بالکل تعلیم سے کورے ہیں سوسائٹی کا کام ناچ اور گانے سے روپیہ اکٹھا کرنا اور اپنی خود آپ مدد کرنا ہے جنگ کے دنوں میں گورنمنٹ نے امدادی انعام دیئے۔ ان کی تعداد ۶۰۰ ہو گئی۔ ہر کس و ناکس گانے ناچنے کا عاشق ہے۔ جنگ کے دنوں میں انہوں نے کافی روپیہ کمایا۔ ۱۹۴۲ء میں سکول اور مسجد کے لئے جگہ خریدی مسجد عالیشان بنانے کی کوشش کی۔ لیکن نامکمل پڑی ہے۔ سکول کی عمارت کی بنیاد رکھنے کے لئے شہر کے بڑے بڑے سرکاری افسروں رئیسوں کو خوشنما دعوتی کارڈ چھپوا کر دعوت پر بلایا خاکسار کو بھی بلایا گیا۔ حاضر ہوا۔ سب سے آگے معززین میں خاص جگہ دی گئی۔ جلسہ گاہ کے قریب کوئی ۴۰ لڑکیاں خوبصورت عجیب و غریب یونیفارم میں ملبوس گا رہی تھیں۔ ہر ایک کے لئے جاذب نظر تھیں۔ ہر ایک پہلے ان کو سلام کرتا پھر داخل ہوتا میری دائیں طرف ان کی مسجد کا امام اور مدرس اور بائیں طرف صدر کانگرس و پرنسپل کالج بیٹھے تھے۔ میں بھی سلام کر کے بیٹھ گیا۔ تعارف کرایا گیا۔ کارروائی شروع ہوئی۔ میری دائیں طرف کے صاحب نے بآواز بلند درود شریف پڑھا۔ سب مسیحی اور مسلمان افسر و ماتحت کھڑے ہو گئے۔ پھر انہوں نے فاتحہ خوانی کی اور سب بیٹھ گئے۔ صدر کا انتخاب ہوا۔ اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلیم صدر منتخب ہوئے۔ صاحب صدر اور میزبان صاحبان نے مختصر تقاریر کیں۔ اور فرمایا کہ یہ عجیب اتفاق ہے کہ کل ہی گورنر صاحب نے شہر ہذا کے مشرقی طرف ایک مسیحی سکول کی بنیاد رکھی۔ اور آج پھر مشرقی حصہ میں تعلیمی سکول کی بنیاد رکھنے کے لئے رؤسا اور معززین اکٹھے ہوئے ہیں۔

ایک پروفیسر صاحب نے اور صدر کانگرس نے مختصر تقریریں کیں۔ المانیہ سوسائٹی کی ۴۰ لڑکیوں نے خوب دل بھر کر اپنی زبان میں گیت گائے۔ اور حاضرین کو محظوظ کیا۔ مقررین نے کہا کہ ملک کی ترقی کا واحد ذریعہ یہی گیت ہیں جو ہمارے روح رواں اور دل و جان ہیں (نعوذ باللہ)۔ پھر ایک ممبر کونسل مسیحی نے شکریہ کا ووٹ پاس کیا۔ پھر میرے ساتھی الفا ابوبکر امام کھڑے ہو گئے۔ اور پہلے کی طرح جلسہ ختم کرنے کیلئے برکت بخشنے لگے۔ یعنی سب لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے درود و [illegible] خوانی بآواز بلند کی۔ اور دعا کی۔ جناب [illegible] کی کانڈی جس پر ان کا نام [illegible] سے انہوں نے ایک دیو[illegible] کا نام وغیرہ لکھا گیا۔ اور لوگوں [illegible] کیا گیا۔ گروپ فوٹو لیا گیا۔ شہر کے مستند بارہ امام موجود اور معززین اور مسلمان لڑکیوں کا گانا۔ ناچنا اور گانا حیران کن باتیں دیکھنے اور سننے میں آئیں پھر بھی ہو۔ خدا کا شکر ہے مسیحیوں کی نقل میں مسلمانوں میں [illegible] پیدا ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت بخشے۔ اور سارے افریقہ اور بلکہ دنیا کو احمدی کرے۔ آمین

نوٹ:۔ قارئین کرام الفضل ان حالات میں آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ مبلغ کے لئے کس قدر روکیں سد راہ ہیں جو دنیا کو ہدایت کی طرف لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دنیا مغرب (گمراہی) کی طرف جا رہی ہے۔ اس لئے مؤدبانہ ملتجی ہوں کہ تمام ملکوں کے مبلغین کرام کی نمایاں ترقی اور صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر عند اللہ ماجور فرمائیں۔ یاد رہے کہ اس سکول کا اصل نصاب ناچنا اور گانا سکھلانا ہو گا اور اس کا Motto Forward ہے۔

اس طرح کی بے شمار خفیہ اور ظاہر سوسائٹیاں پائی جاتی ہیں ؎

اے خدا ہر گز مکن شاد آں دل تاریک را
آنکہ او در فکر دین احمد مختار نیست

مستری خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ

(از عبدالمنان صاحب پسر مستری خیر الدین صاحب مرحوم)

خاکسار کے والد محترم مستری خیر الدین صاحب مرحوم ماہ جنوری ۱۸۸۹ء کو قریہ قادر آباد متصل قادیان میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ان کو ضلع امرتسر میں ان کے ننھیال کے ہاں نجاری کا کام سیکھنے کے لئے بھیج دیا گیا۔ چند ہی سالوں میں اپنے کام میں اعلیٰ درجہ کی مہارت حاصل کر لی اور قادیان اور گاؤں کے اکثر لوگوں کو اس کام کو سکھانے میں مدد دی۔ جس سے بہت سے بھوکے مرنے والے لوگ سیر ہو کر روٹی کھانے لگ گئے۔ چنانچہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے ایک دفعہ فرمایا کہ "خیر الدین نے تو سارے گاؤں کو روٹی کھلا دی" آپ خاندان نبوت کے گھرانوں میں بھی کام کیا کرتے تھے اور نہایت محنت اور ایمانداری سے اپنے کام کو سرانجام دیتے تھے۔

جناب والد صاحب محترم رضؓ نہایت متقی۔ راست باز اور ملنسار اور تہجد گزار آدمی تھے اور بزرگان سلسلہ کی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ہر جوان بوڑھے بچے سے نہایت محبت اور انکساری سے ملاقات کرتے اور بہت احترام سے پیش آتے۔

باوجود کم تعلیم ہونے کے آپ کو خدمت اسلام کا بہت شوق تھا۔ اکثر وقت تلاوت قرآن مجید میں گذارتے۔ اور آپ کو اکثر سچی خوابیں اور کشوف ہوتے جو ہمارے بھی ایمانوں میں زیادتی کا موجب بنتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایات بہت محبت اور شوق سے سنایا کرتے تھے

حضرت ام المومنین اور خاندان نبوت کے اکثر افراد ہمارے ہاں قادر آباد تشریف لاتے اور مکی کی روٹی اور سرسوں کا ساگ اور مکھن اور گنے وغیرہ بہت شوق سے تناول فرماتے اور جناب والد صاحب محترم رضؓ اور ہم سب ان کی خدمت کو اور ان کے ہمارے ہاں آنے کو نعمت عظمیٰ سمجھتے در اصل قادر آباد کا گاؤں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد محترم حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے خود ہی آباد کیا ہوا ہے۔ جس سے ہمارے خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے خاص اُنس اور محبت ہے اور آج تک انہیں کے زیر سایہ رہا۔ اور ان سے گہرے تعلقات رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ہمیشہ ہی آپ کے خاندان کی خدمت کے مواقع عنایت فرماتا رہے۔ آمین

جناب والد صاحب رضی اللہ عنہ بہت مدت اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ رہے اور ہر کام کو نہایت عمدگی اور عقلمندی سے سلجھاتے رہے۔ اور خود نماز باجماعت اختیار کرتے اور دوسرے لوگوں کو تلقین کرتے رہتے اور خاص کر اپنے خاندان کو ہمیشہ اعمال صالحہ کی نصائح فرماتے رہتے تھے۔

فسادت کے ایام میں نہایت استقامت سے قادر آباد رہے۔ مجبوری کی حالت میں مرکز کے حکم کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے گھر اپنے اہل وعیال کو لے کر آ گئے اور قادیان سے آنے والی بڑی کنوائے میں بال بچوں کو لاہور بھیج دیا اور خود آخری کنوائے میں لاہور تشریف لائے ایک دن مسجد مبارک سے نماز پڑھ کر نکلے تو میں نے والد صاحبؓ کو کہا کہ آپ لاہور بچوں کے پاس تشریف لے جائیں۔ کیونکہ وہاں کوئی اپنا آدمی نہیں ہے۔ کیونکہ حضور نے اجازت دے دی ہے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا میرا دل قادیان سے باہر جانے کو نہیں چاہتا اور پھر آہ بھر کر رقت سے فرمایا کہ ہم سب یہاں سے ہجرت کر کے چلے جائیں گے؟ تو میں نے آپ کو کہا کہ ہرگز نہیں ہمارا مقدس مقام ہمارے ہاتھوں میں ہی رہےگا چنانچہ آپ نے لاہور آ کر حضور سے درخواست کی کہ ہم وہاں رہائش اختیار کریں گے۔ جہاں کہ ہمارا مرکز بنے گا۔ تو حضور کے حکم کے مطابق حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے مشورہ سے اپنے اہل وعیال سمیت ربوہ کے نزدیک موضع احمد نگر میں آ کر آباد ہوئے۔ اور یہاں آ کر پہلے سے زیادہ اپنی اور لوگوں کی تربیت میں حصے لینے لگے اور ایک سال کے قریب سیکرٹری ضیافت بھی رہے اور مرکز کے تعمیر کے سلسلہ میں ہر آنیوالے مہمان کی نہایت محبت اور شوق سے خدمت اور ضیافت فرماتے تھے اکثر دفعہ فرماتے ہم سب قادیان چلے جائینگے جو کہ ہمارا مقدس مقام ہے جو کہ ضرور ہمیں ملکر رہے گا۔ یہ سب مکانات اور اسباب یہیں دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور دعا فرماتے کہ اے اللہ تعالےٰ تو ہمیں ہمارا قادیان ہماری زندگی میں ہی عنایت فرما دے۔

جناب والد محترم رضی اللہ عنہ نے چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑیں جن کی آگے خدا کے فضل سے بہت سی اولاد ہے اور دو لڑکے محض خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیئے تھے ایک جناب

۳ مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل بیرونی ممالک میں خدمت دین کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اور وہاں پر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی دن دگنی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے۔ دوسرا عاجز راقم ہے۔ جو کہ جامعہ احمدیہ میں تجدید دین کے لئے تعلیم حاصل کر رہا ہے اور باقی دو لڑکے آبادان ایران میں ملازم ہیں۔

جناب والد صاحب مرحوم رضؓ صرف ایک ہفتہ بیمار رہے پہلے چار دن بخار ملیریا رہا پھر یکدم نمونیا ہو گیا اور دماغ پر بخار کے اثر سے بیہوش ہو گئے اور ماہ رمضان بروز سوموار رات کے سوا بارہ بجے اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ وصیت کی ہوئی تھی اسلئے آپکو ربوہ میں موصیوں کے قبرستان میں امانتاً دفن کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے ــ خاندان نبوت اور صحابہ کرام اور احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کیلئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بلند مراتب بخشے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور اپنی کامل رضا بخشے اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدمت اسلام اور اعمال صالحہ بجا لانے کے ذریں مواقع بہم پہنچائے۔ اللھم آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۵۲۵ میں امۃ المنیر بیگم بنت شیخ سیٹھ حسن صاحب عمر سترہ ۱۷ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میں اپنے بھائی سیٹھ عبدالحی صاحب کے زیر پرورش ہوں جو مجھے ماہوار مبلغ ۲۵/- روپے جیب خرچ دیتے ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ میرے حصہ کی جو جائداد بھی منقولہ و غیر منقولہ مجھے ملے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اسکی اطلاع دوں گی۔ جب وہ مجھے میرے بڑے بھائی کیطرف سے ملے گی۔ اس کے علاوہ جو جائداد بوقت وفات میری ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کرونگی وہ میری رقم وصیت سے منہا سمجھی جائیگی۔

الامۃ:- امۃ المنیر بیگم احمدی

گواہ شد:- محمد اسماعیل غوری

گواہ شد:- محمد عبدالحی احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر و برادر موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۱۵۲۶ میں فضل الدین احمد ولد مستری محمد الدین عمر ۲۲½ سال ساکن خانیوال ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ بلکہ میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۷۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

دستخط موصی فضل الدین احمد احمدی

PAK/19472 AC F.M.E.T.T.S
R.P. A.F Station
Drigh Road Karachi

گواہ شد:- عبدالقادر U.D.A
Cantral Ordinance
Depar Drigh Road
Karachi Sind

گواہ شد:- قاضی محمد اسحاق بسمل
C/O Hafiz Hotel
Bazar Drigh Road
Karachi

وصیت نمبر ۱۰۸۸۰ میں مرزا محمد حسین ولد مرزا اللہ بخش صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن شہر جالندھر ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر حال وارد راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سوائے ماہوار تنخواہ کے میری یہاں پر اور کوئی جائداد نہیں ہے جو تھی وہ سب جالندھر میں رہ گئی ہے چونکہ میں یکم ستمبر ۱۹۴۸ء سے پنشن پر ہو جاؤنگا۔ اسلئے اس تاریخ سے جو پنشن ملیگی (جو غالباً ۲۱۵/- روپے کے قریب ہو گی) اسکے ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ محمد حسین مکان نمبر ۱۰۱۸ براؤن سٹریٹ۔ صدر بازار راولپنڈی گواہ شد امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی میاں محمد عالم صاحب۔ گواہ شد:- عبدالستار سکرٹری مال حلقہ نمبر ۳ گواہ شد سکرٹری تبلیغ انجمن احمد

وصیت نمبر ۱۱۵۷۳ میں حسن محمد ولد احمد بخش عمر ۳۰ سال ساکن لودھی ننگل ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور حال موسٹی والہ ڈاکخانہ ڈسکہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے چار گھماؤں زمین زرعی پاکستان (موسٹی والا) میں ملی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی آمد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ بقلم خود حسن محمد مہاجر حال موسٹی والا

گواہ شد:۔ بشیر احمد۔ گواہ شد

غلام رسول دیہاتی مبلغ ڈسکہ

وصیت نمبر ۱۱۵۷۴ میں تاج الدین ولد شرف دین محمد صاحب سکنہ موسٹی والہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اسوقت مجھے ۶ ایکڑ زمین زرعی موسٹی والا میں ملی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ تاج الدین مہاجر حال موسٹی والا ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ حسن محمد دستخط انگریزی

گواہ شد:۔ غلام رسول دیہاتی مبلغ

وصیت نمبر ۱۱۵۷۶ میں محمد حسین ولد شاہ محمد صاحب عمر ۳۲ سال ساکن رحیم پور ڈاکخانہ سیرداپور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں (۱) ایک باغیچہ چار کنال واقع رحیم پور (۲) ۲ کنال زمین واقع سلیم پور جن کی مجموعی قیمت اندازاً تین ہزار روپیہ ہوگی (۳) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی (۴) اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۵) نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد حسین ولد شاہ محمد صاحب قوم اعوان

گواہ شد:۔ محمد شفیع احمدی موصی از سلیم پور۔

گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال۔

وصیت ۱۱۵۷۷: میں چودھری بشیر احمد کاٹھگڑھی ولد عبد الرحیم صاحب عمر ۴۰ سال ساکن سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال لاہور پاکستان کرتا ہوں۔ آئندہ کمی و بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا میری وفات پر جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: چودھری بشیر احمد کاٹھگڑھی حال سرگودہا۔ گواہ شد: ظہور احمد ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد: محمود احمد بقلم خود دودو میڈیکل سٹور سرگودہا۔

وصیت ۱۱۵۷۸: میں محمد شفیع ولد کرم الٰہی صاحب عمر ۴۰ سال ساکن سلیم پور ڈاکخانہ مراد پور تحصیل و ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۱۷/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد شفیع ولد کرم الٰہی صاحب گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا۔ محمد حسین احمدی سکنہ سلیم پور

گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۱۵۷۹ میں محمد ظفر ولد ماسٹر اکبر عالم صاحب عمر ۱۹ سال ساکن کوٹلی ڈاکخانہ خاص ضلع میرپور جموں حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمد صرف ۱۰/- RS ماہوار ہے۔ جو والد مکرم کی طرف سے ماہوار بطور جیب خرچ ملتی ہے اور کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی اور جائداد نہیں

ہمارا نیا مرکز

اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ قادیان ہمارا مقدس مقام ہے۔ اور جن حالات میں ہمیں اس سے جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ کسی پر مخفی نہیں۔ قادیان سے عارضی علیحدگی کے بعد ضروری تھا۔ کہ کوئی نیا مرکز بنایا جاتا۔ تاکہ وہ تبلیغی جدوجہد جو قادیان کے ساتھ وابستہ تھی۔ اس میں نقص اور کمی واقع نہ ہو۔ کیونکہ مرکز کے بغیر اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو قائم رکھنا مشکل امر ہے۔ جس طرح ایک خاندان کے لئے گھر کا ہونا ضروری ہے۔ جس میں اس خاندان کے سب افراد مل کر رہ سکیں۔ اور اپنے کام کاج چلا سکیں۔ اور اپنے بیرونی مشاغل سے فراغت کے بعد اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کے لئے باعث راحت ہو سکیں۔ اسی طرح ایک جماعت کے لئے جو اپنے آپ کو تبلیغی جماعت کہلاتی ہے۔ ضروری ہے کوئی نہ کوئی مرکز ہو۔ جس میں وہ کروڑہا اپنی تبلیغی جدوجہد کو سرگرم عمل رکھ سکے۔ جس طرح ایک خاندان کے لئے بغیر گھر کے زندہ رہنا مشکل ہے۔ اسی طرح ایک جماعت کے لئے جو خدا تعالےٰ کی قائم کردہ جماعت ہے مرکز کے بغیر روحانی طور پر زندہ رہنا مشکل ہے۔

پس اسی اہم ضرورت کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ستمبر ۱۹۴۷ء کی مجلس شوریٰ میں فرمایا تھا۔ کہ نئے مرکز کے تعمیر کے لئے ہمیں پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ جس کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ روپیہ جلد از جلد ادا ہونا چاہیئے۔ تا مرکز کو جلدی آباد کیا جا سکے۔ مگر بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت تک صرف ایک لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے۔ اور بقایا کی ادائیگی ابھی جماعت کے ذمہ ہے۔ نئے مرکز کی بنیاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ المصلح الموعود کے مقدس ہاتھوں سے رکھی جا چکی ہے۔ اور اس میں عارضی تعمیرات کا کام شروع ہے دفتر یہاں آ چکے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس چندہ کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کرے۔ جیسے ہم میں سے ہر ایک کو علم ہے۔ کہ اس بے آب و گیاہ جگہ میں جہاں ہر ایک چیز کو مہیا کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ ایک شہر کا آباد کرنا کس قدر مشکل امر ہے اور اگر اسی طرح اس چندہ کی ادائیگی میں تاخیر ہوتی رہی۔ تو یقیناً یہ بات ہمارے لئے تکلیفوں کا باعث ہوگی۔ جب ہم میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کر لیا۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ تو اس کے بعد ہمارے کاموں میں سستی اور غفلت کا پایا جانا قابل افسوس امر ہے۔ جنگ عظیم میں جس کو کہ ختم ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔ جرمنوں اور جاپانیوں نے اپنے مصنوعی خداؤں کی خاطر اتنی بڑی بڑی قربانیاں پیش کیں۔ جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور اس قسم کی قربانیوں میں جاپانیوں نے تو انتہا کر دی۔ پس جب وہ دنیا دار جن کو مرنے کے بعد کسی جزا سزا کی امید نہیں۔ اگر وہ اتنی بڑی قربانیاں پیش کر سکتے ہیں۔ تو ہمیں جو کہ ایک حی و قیوم ازلی و ابدی خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ مرنے کے بعد جزا سزا ہوگی۔ جس میں نیکوں کو اُن کے نیک اعمال کا اور بدوں کو اُنکے بد اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنی چاہئیں۔ اور دنیا پر یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ حی و قیوم خدا پر ایمان رکھنے والے بہر حال دوسروں سے زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ کرتے ہوئے اپنے وعدوں کو جلد از جلد ادا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے اور جو اپنا وعدہ پورا کر چکے ہوں اُن کو چاہیئے کہ وہ دوسروں کو اس امر کی تلقین کریں۔ کہ وہ بھی اپنے وعدوں کو جلد از جلد ادا کرکے سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور ہر ایک کو زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق عطا کرے۔ آمین (نظارت بیت المال)

العبد: محمد مظفر طالب علم مری روڈ احمدیہ مسجد راولپنڈی

گواہ شد:۔ محمد نذیر پرنسپل کلرک راولپنڈی

گواہ شد:۔ محمد صادق مبلغ سماٹرا۔

ملایا میں تحریک رفاقت کامیاب ہو رہی ہے
اس کا مقصد کمیونزم کی مخالفت ہے

لنڈن ۴ر اگست۔ ملایا میں تین نسلیں آباد ہیں۔ ملائی چینی اور ہندوستانی۔ اس لئے ملایا میں نسلی رفاقت کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ بارہ مہینے پہلے تمام فرقوں کی تائید سے ہنگامی صورت حالات کا اعلان کیا گیا۔ تا کہ ان ڈاکوؤں کا صفایا کیا جائے۔ جو کمیونسٹوں کی قیادت میں گڑبڑ کر رہے ہیں اس لئے اندرونی اتحاد کی ضرورت کو اور بھی واضح کر دیا ہے۔ ہر فرقے کے صالح عناصر نے اس ضرورت کو تسلیم کیا ہے۔ اس وقت نسلی تعصب کے خلاف تین جماعتیں مصروف ہیں۔ اول متحدہ ملایا کی نیشنل آرگنائزیشن۔ دوم فرقوں کی رابطہ کمیٹی۔ سوئم ملایا کی چینی ایسوسی ایشن۔

لیکن لمبے عرصہ کا سیاسی مسئلہ بھی ہمارے سامنے ہے ملایا کے رہنماؤں کو پورا احساس ہے کہ خود مختار حکومت کی مہم اور معاشی ترقی کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ تینوں نسلوں میں اتحاد رہے۔ فرقوں کی رابطہ کمیٹی نے اس مقصد کے پیش نظر کئی جلسے کئے۔ اور حکومت کو مناسب مشورے دئیے۔ ملایا میں چینی مسئلہ سادہ نہیں۔ چینی ایسوسی ایشن کو قائم ہوئے صرف چار مہینے ہوئے ہیں۔ اور اس جماعت کے قیام کو کچھ عرصہ گذرے گا۔ تو خیر سگالی اور تعاون کے اثرات نمایاں ہوں گے۔ مستقبل غیر یقینی ہے۔ لیکن ایک بات یقینی ہے کہ ہنگامی صورت حال کے دوران میں نسلی رفاقت کا وجود نہایت ضروری ہے۔

اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کی بازیابی

حکومت پاکستان نے گزٹ میں اعلان کر کے پاکستان ریکوری آف ابڈکٹڈ پرسنس آرڈیننس (اغوا شدہ عورتوں اور بچوں کی بازیابی کا پاکستانی آرڈیننس) ۱۹۴۹ء کو سندھ، صوبہ سرحد، بلوچستان اور وفاقی دار الحکومت کراچی میں نافذ کر دیا ہے۔

پاکستان سے ہندوستان کے طویل عرصہ کے پرمٹ منسوخ

کراچی ۴ر اگست۔ ہندوستانی ہائی کمشنر مقیم کراچی نے اعلان کیا ہے کہ ان کے احکام کے ماتحت مختلف مقاصد کے لئے کراچی سے ہندوستان کو ایک سے تین سال تک کے سفر کے لئے جو پرمٹ جاری کئے گئے تھے۔ وہ پرمٹ سسٹم کے قواعد مجریہ ۱۹۴۹ء کے قاعدہ ۱۹ کے تحت منسوخ کر دئیے گئے ہیں اور آئندہ ایسے پرمٹوں کے لئے دوبارہ درخواست پیش کرنی پڑے گی۔

ہندوستانی ہائی کمشنر کے دفتر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مختلف مقاصد کے سفر کے پرمٹوں کی ہر مدا ہی کے بعد تجدید کی جائے گی۔ [illegible] اگست سے اکتوبر ۱۹۴۹ء تک ہو گی [illegible] ۱۹۴۹ء سے نافذ العمل ہوگا۔

برطانیہ کا انتیسواں صنعتی میلہ

لنڈن ۴ر اگست۔ برطانیہ کا آئندہ صنعتی میلہ آٹھ مئی سے ۱۹ مئی ۱۹۵۰ء تک ہوگا۔ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد جو تین میلے ہو چکے ہیں۔ ان میں سمندر پار سے اڑتالیس ہزار سوداگر شریک ہو چکے ہیں۔ اور ان میں تیس ہزار کے قریب ایسے سوداگر تھے جو برطانیہ کے صنعتی میلوں میں پہلی بار شریک ہوئے۔

برطانیہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے

لنڈن ۴ر اگست۔ برطانیہ کے جنرل پوسٹ آفس نے ۲ اگست سے ۳۱ اگست تک ان بڑے بڑے پارسلوں اور لفافوں پر جو ان ملکوں میں بھیجے جاتے رہے ہیں۔ جہاں سے برطانیہ کو خوراک کے پارسل بطور تحفہ وصول ہوئے۔ جو مہر لگائی اس کے الفاظ یہ ہیں " برطانیہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے "

انسداد تپ دق کی مہم

کراچی ۴ر اگست۔ ڈاکٹر سوین سین۔ پاکستان و ہندوستان کے جوائنٹ انٹر پرائز چیف اور ڈاکٹر رولس کارڈ پاکستان میں بی۔سی۔جی مہم کے چیف کراچی پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے لفٹنٹ کرنل ایم جعفر کمشنر صحت عامہ سے ابتدائی گفت و شنید کی۔ جس کے دوران میں ڈاکٹر اینڈرسن بھی موجود تھے۔ بی۔سی۔جی ٹیکہ کے ذخائر اور آمد کے ابتدائی انتظامات کئے گئے۔ اور انسداد تپ دق کے سلسلہ میں ٹیکہ کی مہم پر عام گفت و شنید ہوئی۔

روس میں ایک کروڑ لوگوں سے بیگار لی جاتی ہے

جنیوا ۴ر اگست۔ آج اقوام متحدہ کی سماجی و اقتصادی کونسل میں برطانیہ نے روس سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے ایک کروڑ لوگوں سے بیگار حاصل کرنے کی کارروائی کا جائزہ لینے کے لئے اقوام متحدہ کے کسی کمیشن کو روس آنے کی اجازت دے۔

برطانوی مندوب مسٹر کور سے سمتھ نے کہا اگر حکومت روس کو کسی معاملہ پر شرمانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ تو وہ موجودہ پردہ راز کو برقرار [illegible] اگر روس [illegible] دروازے کھولنے پر آمادہ ہو تو ہم بھی [illegible]

عمارتیں میسر نہ آنے کے باعث حکومت نئے سکول کھولنے سے قاصر ہے
(الفضل کے سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۴ر اگست۔ محکمہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ مغربی پنجاب میں نئے سکول کھولنے کے لئے عمارتیں میسر نہیں آ رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے موجودہ قلیل التعداد سکولوں میں طلباء کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ صرف لاہور شہر میں ہی کم از کم دس نئے ہائی سکول اور پچاس نئے پرائمری سکول کھلنے چاہئیں۔ تب جا کر موجودہ سکولوں پر بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کیا جا سکے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ محکمہ تعلیم ایسی تمام عمارتوں کی ایک فہرست مرتب کر رہا ہے جو تقسیم سے قبل تعلیمی اداروں کے طور پر استعمال ہوتی تھیں لیکن اب انہیں کسی اور مصرف میں لایا جا رہا ہے ایسی عمارتوں کی تعداد اگرچہ بہت زیادہ ہے لیکن موجودہ ضروریات انکے ملجانے سے بھی خاطر خواہ طریق پر پوری نہ ہو سکیں گی البتہ اسطرح کسی حد تک کام میں آسانی پیدا ہو جائیگی۔ ماہرین تعلیم کے نزدیک اسبات کی اشد ضرورت ہے کہ قومی

پاکستان کا قومی عجائب گھر
اکتوبر تک تیار ہو جائیگا

کراچی ۴ر اگست، معلوم ہوا ہے کہ اکتوبر تک پاکستان کا قومی عجائب گھر تیار ہو جائے گا۔ یہ عجائب گھر کراچی کے سب سے شاندار تصویری ہال میں مزین کیا جائے گا۔ جس میں پانچ ہزار سال قبل تک کے آرٹ اور تعمیرات کے نمونے موجود ہوں گے۔ ہندوستان اور انگلستان میں نمائش کیلئے گرانقدر نمونے جمع کرنے کی کوشش جاری ہیں دس اگست تک دہلی سے کئی ٹرک کراچی روانہ ہو جائینگے

روسی اور پاکستانی نمائندوں کی گفت و شنید

کراچی ۴ر اگست معلوم ہوا ہے کہ روس اور پاکستان کے تجارتی وفود میں آئندہ چند دن تک رسمی مذاکرات شروع نہیں ہو سکیں گے۔ دریں اثنا دونوں وفود کے ٹیکنیکل ماہرین پاکستان اور روس کے مابین مختلف چیزوں کے تبادلہ کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے میں مصروف و منہمک ہیں۔ فریقین کے نمائندے بیک وقت اس امر کا بھی جائزہ لے رہے ہیں کہ روس اور پاکستان کی تجارت کے آئندہ خاکہ کے دوسرے پہلوؤں کی نوعیت کیا ہو، موجودہ غیر رسمی مذاکرات کے بارے میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ وہ روس اور پاکستان کے مابین تجارتی معاہدہ کے لئے فضا ہموار کر دیں گے اور انہیں کے نتیجہ پر دونوں وفود کے مابین رسمی مذاکرات کا آغاز ہو سکے گا۔

یاد رہے کہ روسی اور پاکستانی نمائندوں کی گزشتہ رسمی ملاقات میں بعض نکات کے بارے میں یہ طے پایا تھا کہ ان کا تفصیلی جائزہ لیا جائے۔

گورنر جنرل پاکستان کی مصروفیات

کراچی ۴ر اگست۔ کل گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں مسٹر اے ایچ ون مسٹر ایم اے مرزا۔ مسٹر سکندر علیخاں اور مسٹر حسین امام کو شرف باریابی بخشا۔

سر فرانسس مرڈی۔ مس مرڈی اور مس میکولین گورنمنٹ ہاؤس میں مقیم ہیں۔

برما کی مصیبتیں چھ ماہ میں ختم ہو جائینگی

کلکتہ ۴ر اگست برمی وزیر خارجہ یو ای مانگ نے لندن جاتے ہوئے کلکتہ میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ برما میں چین سے اشتراکیت کے نفوذ کا کوئی خطرہ نہیں چین میں اشتراکیوں کی فتح کے باوجود برما میں اشتراکی ایک ہاری ہوئی جنگ لڑ رہے ہیں آپ نے مزید فرمایا کہ اشتراکی برمی عوام پر اپنا تمام اثر و اقتدار کھو چکے ہیں۔ آپ نے توقع کا اظہار کیا کہ برما کی تمام مصیبتیں آئندہ چھ ماہ میں ختم ہو جائیں گی۔ اور ۱۹۵۱ء کی جنوری میں عام انتخابات منعقد کر دیئے جائینگے۔

سندھ میں ہیضہ پھیلنے کا خطرہ

کراچی ۴ر اگست، حکومت سندھ نے صوبہ میں ہیضہ پھیلنے کا خطرہ ظاہر کرتے ہوئے عوام کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

مشرقی بنگال کا غذائی مسئلہ
کراچی میں جائزہ لیا جائیگا

کراچی ۴ر اگست، جمعرات کو کراچی میں مشرقی بنگال کے تین وزراء پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار سے مشرقی بنگال کے غذائی مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔

صوبہ میں غذائی زخوں کو کم کرنے اور باقاعدہ پروگرام کے مطابق اناج کی تقسیم کے مسائل زیر بحث لائے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت مشرقی بنگال کے لئے تین لاکھ ٹن اناج حاصل کر چکی ہے۔